آپ کے جانشین معروف عالم دین، محقق، دانشور اور دینی صحافت کے عظیم ترجمان حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ سے اللہ تعالیٰ دن رات مختلف میدانوں میں خدمات لے رہا ہے۔ اس کے علاوہ آپ کا تعلیمی ادارہ بھی طالبان علم و نبوت کو علم کی عظیم نعمتوں سے عشروں سے سیراب کر رہا ہے۔ ادارہ اس غم میں آپ کے پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے۔

داغ فراق صحبت شب کی جلی ہوئی ۔ اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

نامور محقق عظیم دانشور جناب پروفیسر پریشان خٹک کی وفات

پختونوں کی سرزمین یوں تو ابد سے سنگلاخ پہاڑوں اور سخت جاں لوگوں کی وجہ سے دنیا میں مشہور ہے لیکن دست قدرت نے ان سنگلاخ پہاڑوں اور غیر ذی ذرع وادیوں کو ایسے ایسے علم و ہنر کے گوہر یکتا اور شجاعت و بہادری کے پیکروں کے بیش قیمت موتیوں و جواہر سے اس سرزمین کو خوب مالا مال رکھا ہوا ہے۔ اکوڑہ خٹک ہی کے دشت و پہاڑوں کی مثال لیجئے، خٹک قبیلے کے معروف سپہ سالار اور پشتو ادب کے عظیم شاعر خوشحال خان خٹک کا طلسماتی کردار آج پشتو اور عالمی ادب کے سرخیلوں میں شمار ہوتا ہے۔ شاعر اسلام علامہ اقبالؒ نے جب یورپ کی لائبریریوں میں خوشحال خان خٹک کے پشتو دواوین کے تراجم دیکھے تو وہ اس سے اتنا متاثر ہوئے کہ ''شاہین'' اور ''خودی'' جو انکی شاعری کا بنیادی تصور و فلسفہ ہے ان ہی سے مستعار لیا۔ معروف عظیم روحانی شخصیت رحمان باباؒ کے صوفیانہ کلام اور واعظانہ پند و نصیحت کی کرشمہ سازیاں ہی ہیں کہ سینکڑوں برس گزر جانے کے بعد بھی یہ زبان زد عام ہیں۔ اس کے علاوہ جناب امیر حمزہ بابا، جناب سمندر خان سمندر، جناب غنی خان اور جناب اجمل خٹک صاحبان کی شاعری کی مقبولیت کا اعتراف بھی عالمی ادب کے ارباب بست و کشاد نے کھلے دل سے کیا ہے۔ یہ چند شخصیات اس مردم خیز سرزمین کے صرف چند نمونے ہیں ورنہ اگر ان کے نام ہی گنے جائیں تو ان کے لئے بھی ایک دفتر چاہیے۔

ع ہزار بادہ ناخوردہ در رگ تاک است

الغرض اسی قافلہ علم و ادب کے ایک اور سپہ سالار ممتاز دانشور، مفکر، نقاد، شاعر، ادیب اور پشتو ادب کے روح رواں اور فن تاریخ کے امام جناب پروفیسر پریشان خٹک (غمی جان المعروف پریشان خٹک) بھی گزشتہ ماہ ہم سے ہمیشہ کیلئے بچھڑ گئے۔ جناب پروفیسر صاحب کی علمی، ادبی اور خصوصاً تاریخی خدمات کے سامنے علم و فضل کا ایک جہان آج ان کی عظمت کے سامنے سرنگوں ہے۔ پاکستان کے تمام اعلیٰ اعزازات ان پر نچھاور کیے گئے۔ پروفیسر صاحب ہمہ جہت اور ہر دلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ انہوں نے ہر فن اور ہر موضوع پر بڑا شاندار اور جامع کام کیا ہے۔ یقیناً آپ

کی ذات اور خدمات اکیڈیموں اور اداروں سے بڑھ کر تھی۔ آپ نے مختلف میدانوں میں تعلیمی خدمات سرانجام دیں۔ ان کی زندگی کا بنیادی مقصد ہی درس وتدریس اور تحقیق وتصنیف رہا ہے۔ درجنوں مستند کتابیں آپ کی علمی شخصیت پر دلالت کرتی ہیں۔ خصوصاً پختونوں کی درخشاں تاریخ کو انہوں نے جس طرح اپنی کتاب (پشتون کون) میں مزید اپنے تیشۂ تحقیق اور قلب وجگر کے خون سے جس طرح نکھارا ہے یہ انہی کا خاصہ اور وطیرہ ہے۔ جناب پروفیسر صاحب بڑی خوبیوں اور صلاحیتوں والے باوقار انسان تھے۔ نام کے پریشان خٹک تھے' لیکن فطرتاً مرنج مرنجاں' بذلہ سنج' انتہائی خوش گفتار' خوش شکل اور خوش لباس تھے۔ جس مجلس اور کانفرنس میں جاتے سب کی نگاہوں کے مرکز اور آنکھوں کے تارا ہوتے تھے۔ اپنے نام ''پریشان خٹک'' کے حوالے سے ان کے پاس بے شمار لطائف وظرائف اور واقعات تھے۔ انکے پاس بیٹھ کر اٹھنے کو جی نہیں چاہتا تھا۔ انکی مجلس میں شعروادب اور خصوصاً تاریخ کے موضوع پر ہروقت اتنا کثیر مواد نوک زباں پر رہتا کہ انسان ان کی قوت حافظہ اور انداز بیاں کی وسعت اور فصاحت و بلاغت پر انگشت بدنداں رہ جاتا۔ آپ پشتونوں کے روایتی معروف خٹک قبیلہ کے اصلی پٹھان تھے اور آپ کا تعلق بھی صوبہ سرحد کے دور دراز علاقہ کرک سے تھا لیکن آپ بلا کے خطیب تھے بلکہ خصوصاً اردو زبان کوثر وتسنیم سے دھلی ہوئی نستعلیق لہجے میں اس روانی اور اس خوبصورتی سے بولتے کہ آپ پر لکھنو اور دہلی کے کسی بڑے علمی مکتب کے استاد کا گماں ہوتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کے اردوخواں طبقہ بھی آپ کی تحریر اور گفتار کا نہ صرف معترف رہا بلکہ کئی حوالوں سے ان کا مدح سرا بھی رہا۔ یہ سب پٹھانوں کیلئے بڑے فخر اور مسرت کی بات ہے۔ جناب پروفیسر صاحب مرحوم کو اکوڑہ خٹک سے کئی نسبتوں کی وجہ سے کافی لگاؤ تھا۔ آپ خوشحال خان خٹک کے بڑے مداح تھے' اکثر ان کے بارے میں منعقدہ تقریبات میں شرکت کیلئے اکوڑہ ضروران کے مزار پر آتے۔ اس کے علاوہ ہمارے خاندان کے ساتھ اور خصوصاً حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ کے ساتھ آپ کا بڑا دیرینہ تعلق رہا ہے۔ آپ حضرت مولانا مرحوم کے بڑے مداح اور عقیدت کیش تھے۔ ہمارے خاندان کے شجرہ نسب کی تیاری کے سلسلے میں انہوں نے بھی بڑی تحقیق اور محنت کی تھی۔ اس کے علاوہ حضرت والد صاحب مدظلہ سے ان کا تعلق دوستانہ حد تک بے تکلفانہ تھا۔ ہمیشہ ہر موقع پر آپ نے دارالعلوم اور ہمارے خاندان کی عزت افزائی فرمائی۔ آپ کی جدائی سے پاکستان کے تمام علمی وادبی حلقوں میں ایک بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ یقیناً آپ اس وقت پاکستانی ادب کے سرخیل شمار ہوتے تھے۔ یوں تو قومی علم ودانش اور شعر وادب کی انجمن آپ جیسے بڑی شخصیت کے جدا ہونے سے بے رونق تو ہو ہی گئی ہے لیکن سرزمین صوبہ سرحد اور خصوصاً پشتو ادب کی بزم جو پہلے ہی درہم برہم تھی اب آپ کی رحلت اور جدائی سے اس کی تمام رعنائیاں اور جلوہ افروزیاں طاق نسیاں کی نذر ہوگئی ہیں۔ آخر میں ادارہ جناب پروفیسر پریشان خٹک مرحوم کے تمام پسماندگان اور خصوصاً ان کے صاحبزادگان کے ساتھ دلی تعزیت کرتا ہے۔ ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا